’’صوتِ شیطانی‘‘ قرار دیا ہے۔ اس سلسلے کو فوراً ختم کرنا ہوگا کہ قرآن وسنت سے صریحاً متصادم ہونے کے ساتھ ساتھ یہ ملکی آئین کی بھی کھلی خلاف ورزی ہے جس کے مطابق ملک میں اسلامی تہذیب وثقافت پر مبنی اقدار کو فروغ دینا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ جبکہ یہ الحاد پر مبنی اباحیت پسندانہ مغربی تہذیب کی مکروہ کثافتوں میں سے ایک ہے۔

(٤) ایک مسلمان قوم وملت ہونے کے پہلو سے اگر افرادِ معاشرہ کے مجموعی اخلاق وکردار کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہماری اخلاقی قدریں تیزی سے روبہ زوال ہیں۔ ان کا ایک بہت بڑا اور بنیادی سبب میڈیا کی شتر بے مہار آزادی ہے۔ آمرانہ جبر وتسلط اور اربابِ اقتدار کی خامیوں پر تنقید اور معاشرتی اصلاح کے لیے آزادیٔ اظہارِ رائے کا ہونا ایسا مسلّمہ حق ہے جس میں کسی قسم کی بحث کی گنجائش نہیں، مگر فی زمانہ میڈیا کے منفی اثرات میں اِس قدر اضافہ ہو چکا ہے کہ ان پر ہمارے اخلاقی و تہذیبی نظام کی روشنی میں بعض پابندیاں ناگزیر ہو چکی ہیں۔ ہمارے سرکاری اور نجی ٹی وی چینلز سے نشر ہونے والے پروگرامز' ڈرامے اور فلمیں کئی پہلوؤں سے انتہائی تباہ کن اثرات کی حامل ہیں۔ ان سے اخلاقی وجنسی بے راہ روی پھیل رہی ہے۔ معاشرے میں فحاشی وعریانی کا عنصر روز بروز بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اسی طرح جرائم اور مار دھاڑ کی ذہنیت بھی انہی ذرائع ابلاغ سے پیدا ہو رہی ہے۔ علاوہ ازیں میڈیا نشریات کا ایک اور خطرناک وبھیانک نتیجہ' جس پر بہت کم توجہ دی جاتی ہے' یہ نکل رہا ہے کہ ہماری نئی نسل کا ایک بہت بڑا حصہ احساسِ کمتری' ذہنی پسماندگی اور مایوسی کا شکار ہوتا جا رہا ہے۔ جب کچی بستیوں کے بچے چمچماتی کاریں' وسیع وعریض بنگلے' رنگا رنگ لباس اور کھانے پینے کی متنوع اشیاء ٹی وی سکرین پر دیکھتے ہیں اور اُن تک رسائی نہیں پاتے تو وہ ہمیشہ کے لیے حسرت ویاس کا مجسم نمونہ بن جاتے ہیں۔ اس کے ردِعمل میں بعض تو غم غلط کرنے کے لیے منشیات جیسی لعنت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور کچھ جرائم پیشہ افراد کے ہتھے چڑھ کر چوری وڈاکہ زنی کی وارداتیں شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح معاشرہ بہت سے ذہین وقابل افراد سے محروم ہو کر مجرموں کی آماج گاہ بن جاتا ہے۔ لہٰذا میڈیا کے ان اثراتِ بد کے خاتمے کی خاطر حکومت کو ذرائع ابلاغ کا قبلہ بھی درست کرنا ہوگا' جس کے لیے ضروری ہے کہ ایک ایسا ضابطۂ اخلاق وضع کیا جائے جس میں میڈیا کی آزادی کو برقرار رکھتے ہوئے اقدارِ ملی کے تحفظ وفروغ کو یقینی بنایا جائے۔

اور اب کچھ گزارشات سہ ماہی ’’حکمت قرآن‘‘ سے متعلق' جس کا یہ دوسرا شمارہ ہے۔ جیسا کہ گزشتہ شمارے کے حرفِ اوّل میں لکھا گیا تھا کہ ’حکمت قرآن‘ نئے دَور کا آغاز کر رہا ہے' مگر یہ آغاز بتدریج ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں شمارے کو اعلیٰ علمی وتحقیقی اسلوب میں پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ چنانچہ جدید اسلوبِ تحقیق کے مطابق حوالہ جات وحواشی کے التزام کے ساتھ ساتھ موضوعات کے انتخاب میں بھی اس امر کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ وہ بالکل سطحی اور روایتی نوعیت کے نہ ہوں بلکہ خالصتاً علم وتحقیق پر مبنی ہونے کے ساتھ ساتھ عملی افادیت کے بھی حامل ہوں۔

● زیرِنظر شمارے میں پہلا مضمون ’بیان القرآن‘ کے تحت محترم صدر مؤسس جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب حفظہ اللہ کے دورۂ ترجمۂ قرآن پر مشتمل ہے جو کہ تسلسل سے جاری ہے۔ یہ سلسلہ عصرِ حاضر میں دعوت و پیغامِ قرآن کے ابلاغ میں امتیازی حیثیت کا حامل ہے اور روانی و سلاست کی بنا پر ہر طبقے کے لیے اس سے مستفید ہونا انتہائی آسان ہے اور یہی اس کی اشاعت کا اصل مقصد ہے۔ تاہم ’حکمت قرآن‘ میں یہ اس سلسلے کا آخری درس ہے۔ آئندہ سے یہ سلسلہ اسی طرح ماہنامہ ’میثاق‘ میں جاری رہے گا‘ اِن شاء اللہ۔ اس تبدیلی کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ’حکمت قرآن‘ کے سہ ماہی ہو جانے کی بنا پر اس میں وقفے کی طوالت استفادے کی راہ میں رکاوٹ بن رہی ہے‘ جبکہ ’میثاق‘ میں حسبِ معمول ہر ماہ شائع ہونے کی صورت میں اس سے زیادہ بہتر طور پر استفادہ کیا جا سکے گا۔ آئندہ اشاعت سے حکمت قرآن میں انگریزی سیکشن کا اضافہ زیرِ غور ہے‘ جس میں محترم ڈاکٹر صاحب حفظہ اللہ کا انگریزی دورۂ ترجمۂ قرآن سلسلہ وار شائع کیا جائے گا‘ اِن شاء اللہ!

● ’’اہل سنت کا تصورِ سنت‘‘ حافظ محمد زبیر صاحب کا تحریر کردہ ہے جس میں ایک انتہائی اہم مسئلے پر عام فہم انداز سے علمی گفتگو کی گئی ہے۔ ہمارے معاشرے کا یہ ایک المیہ ہے کہ ہر شعبۂ زندگی افراط و تفریط کا شکار ہے۔ مذہبی و دینی رُخ میں بھی غیر معتدل رجحانات پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ بعض لوگ علم و تحقیق کے نام پر سنت سے گریز و انحراف میں ایک انتہا پر ہیں تو دوسری طرف تقویٰ و تدین کی بنیاد پر اتباعِ سنت میں غلو کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں حافظ صاحب موصوف نے مؤخر الذکر رجحان کی مکمل و مسکت تردید کی ہے۔ یہ رویے دراصل جہلِ مرکب کا شاخسانہ ہیں کہ وحیِ الٰہی کی حقیقی معرفت سے محرومی کے باوجود خود کو شناسائے حقیقت سمجھنے اور باور کرانے پر اصرار کیا جاتا ہے۔

● شعبہ تحقیق اسلامی سے وابستہ ہمارے رفیق جناب قاری یحییٰ اشرف عبدالغفار نے ’’جماعت سازی اور اس کی بنیادیں‘‘ میں بیعت اور اس سے متعلقہ مسائل پر اسلامی لٹریچر سے کافی مواد اکٹھا کر دیا ہے جس سے اس اہم مسئلے کے بہت سے گوشے نمایاں ہوئے ہیں اور اُمت کے معتبر اہل علم کی آراء منظرِ عام پر آ گئی ہیں۔ ’’تصورِ بیعت‘‘ سے متعلق مختلف نظریات میں یقیناً یہ ایک معتدل و متوازن نقطہ نظر ہے جو بہت سے اشکالات و شبہات کے ازالے کے لیے مدد و معاون ہوگا‘ اِن شاء اللہ!

● علاوہ ازیں معمول کا سلسلہ ’’قرآن مجید کی صرفی و نحوی تشریح‘‘ بھی شاملِ اشاعت ہے جو ’’فہم قرآن‘‘ کے سلسلے میں انتہائی افادیت کا حامل ہے۔ ’’کتاب نما‘‘ کے عنوان سے تبصرۂ کتب بھی موجود ہے‘ جس کے تحت شمارے میں اہم اور مفید کتابوں کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

آخر میں قارئین کرام سے درخواست ہے کہ شمارے کی بہتری کے لیے تبصرے اور تجاویز سے ہماری معاونت فرمائیں۔ نیز اہل قلم احباب سے خصوصی گزارش ہے کہ حکمت قرآنی کو عام کرنے کے لیے علمی و تحقیقی اسلوب پر مفید اور معلوماتی مضامین ارسال فرما کر اس قلمی جہاد میں ہمارے شریک سفر ہوں۔ باری تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو‘ آمین!